نظرات

ہم کو پاکستان سے ایک ضخیم کتاب وصول ہوئی ہے جس کا نام ہے "سیرۃ النبی بعد وصال النبی" ہماری نظر کتاب کے اس نام پر پڑی تو ہم اچانک چونک پڑے اور مطلب کچھ سمجھ میں نہ آیا لیکن کتاب کھول کر پڑھنا شروع کی تو معلوم ہوا کہ لائق مرتب نے بڑے تفحص اور تلاش کے بعد وہ تمام خواب یکجا کر دیے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ سے متعلق مختلف افراد و اشخاص نے دیکھے ہیں، اگرچہ متعدد علماء نے اس کتاب پر تقریظیں لکھیں اور اس کی تعریف کی ہے لیکن افسوس ہے کہ ہم اس کی تحسین نہیں کر سکتے، کیونکہ خواب بہر حال خواب ہے، وہ اچھا ہو یا برا، اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں تک کہ خواب کے معنی ہی ایک بے حقیقت شے کے ہو گئے۔ ایک شاعر کہتا ہے:

وقت پیری شباب کی باتیں	ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

ایک اور مصرع ہے: ؎ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا: پھر خواب میں آدمی جو کچھ دیکھتا ہے اس کے مزاج کے سوداوی، صفراوی اور بلغمی ہونے اور سوتے وقت اپنے ذاتی خیالات و افکار کو بھی بڑا دخل ہوتا ہے، علاوہ ازیں خواب کی تعبیر کا معاملہ بھی بڑا پیچیدہ اور مبہم ہے، ایک شخص بہت برا خواب دیکھتا ہے جس سے اس پر دہشت اور خوف کا غلبہ ہو جاتا ہے لیکن اس کی تعبیر بڑی خوش آیند اور محمود ہوتی ہے اور اس کے برعکس ایک شخص اچھا خواب دیکھتا ہے لیکن اس کی تعبیر اچھی نہیں ہوتی۔ مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ نے خواب میں دیکھا کہ عوام و خواص ہر ایک اس سے بدکاری کر رہا ہے۔ آنکھ کھلی تو سخت سراسیمہ اور پریشان تھی لیکن

حضرت ابن سیرین جو تعبیر خواب میں بڑی مہارت رکھتے تھے ان سے دریافت کیا گیا تو انھوں نے مبارکباد دی اور فرمایا کہ بیگم سے کوئی ایسا کار خیر سرزد ہوگا جس سے ہر شخص، چھوٹا ہو یا بڑا فیضیاب ہوگا، چنانچہ بیگم کے نہایت مہیب اور پریشان کن خواب کی تعبیر نہر زبیدہ کی صورت میں جلوہ گر ہوئی، اسی طرح ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہِ وقت اپنے حشم و خدم کے ساتھ اس کے گھر آیا اور اس میں فروکش ہوا ہے، بیدار ہوا تو بڑا خوش تھا لیکن جب حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کو اس کا علم ہوا تو اس شخص کو حکم دیا کہ فوراً گھر چھوڑ دے، یہ شخص گھر سے باہر آیا تھا ہی کہ اچانک چھت بیٹھ گئی اور مکان گر گیا۔

اس بنا پر خواب اچھا ہو یا برا، احتیاط اور ورع و تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا چرچا نہ کیا جائے اور دیکھنے والا اسے اپنی ذات تک محدود رکھے، علی الخصوص وہ خواب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہو اس کا اخفا تو اور بھی ضروری ہے، کیونکہ خواب میں کوئی ایسی بات ہو سکتی ہے جس کا اثر بالواسطہ یا بلا واسطہ شریعت کے کسی حکم پر پڑے اور ضعیف الایمان لوگوں کے لیے شریعت سے انحراف کا موجب بنے" اور صرف یہ ایک اندیشہ اور وہم و گمان نہیں بلکہ تصوف کے عنوان سے مسلمانوں میں جو گمراہیاں پیدا ہوئی ہیں ہمارے نزدیک اس کے بنیادی سبب دو ہی ہیں: (۱) ایک خوابوں کا کثرت سے نقل ہونا اور ان پر بھروسہ کرنا اور (۲) دوسرے صوفیا کا اپنے احوال و مقامات کا بار بار اپنے مکتوبات و ملفوظات میں چرچا کرنا جس سے احکام و آداب شرع کی بنیادیں متزلزل ہو ہو گئی ہیں، پھر مصنف نے کتاب کا نام رکھا ہے: "سیرۃ النبی بعد صال النبی" یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نام بذاتِ خود نہایت ناموزوں اور نامناسب ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ و طیبہ جس کے مطابق عمل عین ایمان ہے صرف وہ ہے جو قرآن و سنت سے ثابت ہے۔

افسوس ہے ایک دن کے فرق سے یعنی ۲۴ اور ۲۵ اکتوبر کو بمبئی میں دو ممتاز شخصیتوں مسٹر ایل۔ کے گایا اور پروفیسر آصف علی فیضی کا انتقال بیاسی برس کی عمر میں ہو گیا۔ اول الذکر اصلاً پنجابی ہندو اور لاہور کے نامی گرامی بیرسٹر تھے، تقسیم کے بعد ہندوستان آکر بمبئی میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی اور